

# دعا افکار اور انگلیاں

[www.KitaboSunnat.com](http://www.KitaboSunnat.com)



امام عبدالصنیع

مشرع عالم و حکمت





## معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مَجْلِسُ التَّحْقِيقِ الْإِسْلَامِيِّ کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

## تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے  
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی  
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

**PDF** کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے  
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

✉ [KitaboSunnat@gmail.com](mailto:KitaboSunnat@gmail.com)

🌐 [www.KitaboSunnat.com](http://www.KitaboSunnat.com)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# دعاذکار اور انگلیاں

امیر عبد المنیب

مشرع علم و حکمت

ندیم ٹاؤن ڈاکخانہ اعران ٹاؤن لاہور


0321-4609092

# محفوظہ جميع الحقوق


دعا اذکار  
اور انگلیاں

محمد عبد فیض \_\_\_\_\_  
مشریہ علم و حکمت \_\_\_\_\_  
34:00 \_\_\_\_\_

اہتمام  
ناشر  
قیمت

ناشر:  مشربہ علم و حکمت (دارالعلوم)

ندیم ٹاؤن ملتان روڈ لاہور۔ پاکستان 0321-4609092  
0300-4270553

ڈسٹری بیوٹر:  دارالکتب السلفیہ

غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور۔ فون: 042-37361505

☆ البلاغ LG-4: Shop # لینڈ مارک پلازہ، جیل روڈ۔ لاہور

فون: 0300-8880450042-5717843

☆ اسلام آباد مکان نمبر 264 گلی نمبر 90 سیکٹر 4/8-ا اسلام آباد۔

فون: 0300-5148847

## فہرست

32	دُزنی کلمے	5	حرف وضاحت
33	اللہ کی خوشی حاصل کرنے کے لئے	6	انگلیوں پر پڑھنا
34	گناہوں کی بخشش کے لئے	8	تسبیح پڑھنا
35	یہ بھی سنت ہے	18	☆ دو دو بار
36	درد و غم کے وقت	18	دو سجدوں کے درمیان
36	زہریلے جانور کے ڈنک سے بچاؤ	19	☆ تین تین بار
	جنت مانگنے والے کے لیے	19	ہر مصیبت سے بچنے کے لئے
37	جنت کی شفاعت	22	جسمانی و مالی تحفظ کے لیے
38	☆ سات سات بار	23	سوتے وقت
38	درد و غم کے وقت	23	گناہوں کی بخشش کے لئے
38	مریض کے عیادت کرتے ہوئے	24	برا خواب دیکھنے پر
40	☆ دس دس بار	26	سوار ہوتے وقت
40	بھاری کلمے	28	استفتاحِ صلوٰۃ کے وقت
41	دس گناہ ختم، دس نیکیاں مزید	29	رکوع میں
42	بازار میں داخلہ کے وقت	30	سجدے میں
42	استفتاحِ نماز کے وقت	31	وتر کے بعد
44	جنت میں گھر کی تعمیر	31	سجدہ تلاوت میں

رسول اللہ کی شفاعت کے

44 حصول کے لئے

46 ☆ گیارہ گیارہ بار

46 تک دست مسلمانوں کے لئے وظیفہ

48 ☆ پچیس بار

48 فرض نماز کے بعد

50 ☆ تینتیس تینتیس بار

50 تھکاوٹ دور کرنے کے لئے

51 گناہوں کی بخشش کے لئے

52 ثواب کا باعث

52 ستر بار

53 ☆ سو سو بار

عمر رسیدہ حضرات کے لئے

53 آسان وظیفہ

54 گناہوں کی بخشش کے لئے

55 ایک ہزار نیکیاں

56 دس غلام آزاد کرنے کا ثواب

57 چار غلام آزاد کرنے کے برابر

60 ☆ بغیر کسی تعداد کے



## حرفِ وضاحت

زیر نظر کتابچہ پہلی بار ۱۴۱۷ھ میں شائع ہوا۔ اب تیسری اشاعت کے موقع پر اسے ترتیب نو کے ساتھ شائع کیا جا رہا ہے۔

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے ”الدعاء هو العبادة“ [ابوداؤد نعمان بن بشیر سے باب تفریح البواب الوتر، باب الدعاء: ۳۵۸، ج: ۱۳۸۵] دعا ہی عبادت ہے۔۔۔۔۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ کو یہ ہرگز پسند نہیں کہ دعا جیسی اہم اور خالص عبادت میں کسی دوسرے کو شریک کیا جائے۔ چاہے وہ وسیلہ کے نام پر ہو یا کسی دوسرے سے براہِ راست دعا کرنا۔ دعا کے لئے معیار، رسول اللہ ﷺ کا اسوۂ حسنہ ہے جو ہمیں بتاتا ہے کہ آپ ﷺ دعا کیسے کرتے تھے، کن الفاظ میں کرتے تھے۔

ہماری زندگی کے پہلے سانس سے لے کر موت تک جو بھی الجھن، پریشانی یا ضرورت پیش آسکتی ہے۔ اس کے لئے نبی اللہ ﷺ کی دعاؤں پر مشتمل الفاظ موجود ہیں۔ روزمرہ معمولات کے لیے دعا یا ذکر آپ ﷺ ایک ہی دفعہ پڑھتے تھے بعض خاص مواقع پر آپ ﷺ تکرار بھی فرماتے۔

ہمارے رسول اللہ ﷺ کا اسلوب گفتگو بتاتا ہے کہ آپ ﷺ ہر اہم بات کو تین دفعہ دہراتے تھے۔۔۔۔۔ آپ ﷺ کی زبان سے تکرار کے ساتھ ادا ہونے والی دعاؤں میں سے اکثر تین کی تکرار پر مشتمل ہیں۔ ان کے علاوہ دس، سات، تینیس اور سو کی تکرار پر مبنی اذکار بھی ملتے ہیں۔

ذہن دعایا ذکر میں پوری یکسوئی حاصل کرنے کے لئے دفعتاً کی بجائے بتدریج آمادہ ہوتا ہے۔ ایک سے زیادہ کی تکرار اس میں معاون بنتی ہے۔

### انگلیوں پر پڑھنا:

دعا کی تکرار یاد رکھنے کے لئے رسول اللہ ﷺ نے انگلیوں پر پڑھنے کا حکم دیا۔ یسیرہ رحمۃ اللہ علیہ ایک مہاجر صحابیہ بیان کرتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم عورتوں پر لازم ہے کہ اللہ کی تسبیح چلیل کرتی رہا کرو۔ ان سے کبھی غفلت نہ کرو۔ ورنہ اللہ کی رحمت تم کو فراموش کر دے گی اور انگلیوں پر گنا کرو، کیونکہ قیامت کے دن ان سے سوال ہوگا اور ان کو زبان عطا کی جائے گی۔“ (مسند احمد: ۳۷۱/۶، ابوداؤد: ۸۱/۲، ترمذی: ۵/۷۸۷، ۵۳۳/۳۸، امام حاکم اور امام ذہبی نے اسے حسن بتایا ہے۔ ”مصنوعی تسبیح کی حیثیت“ از محمد عزیر ٹمس، مطبوعہ ہفت روزہ الاعتصام، ۲۱ ستمبر ۲۰۰۱ء)

عبداللہ بن عمرو بن العاص سے مروی ایک حدیث کے آخر میں وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے دائیں ہاتھ پر سُبْحَانَ اللہ گنتے دیکھا۔ (ابوداؤد: ۸۱/۲، ترمذی: ۵/۴۳۶، ۴۸۶، نسائی: ۳/۷۹ میں مختصر اور تفصیل کے ساتھ مسند احمد ۲/۱۶۱، ۲۰۵، ابوداؤد: ۳/۳۱۶، نسائی: ۳/۷۹، ابن ماجہ: ۱/۹۹، ابن حبان: ۲۳۳۳، موارد الظمآن، مستدرک حاکم: ۱/۲۵۴ وغیرہ میں بھی سند صحیح مروی ہے۔ تحقیق محمد عزیر ٹمس)



## انگلیاں اعشاری نظام کی بنیاد:

انگلیاں گنتی کا بہترین آلہ ہیں۔ انسان نے آغاز ہی سے انہیں گنتی کے لئے استعمال کیا، آج بھی بچوں کو جمع و تفریق سکھانے کے لئے انگلیوں کا ہی سہارا لیا جاتا ہے۔ پوری دنیا میں رائج اعشاری نظام (میٹرک سسٹم) انہی انگلیوں کا مرہون ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس نظام کی سہولت ہر شخص کو بلا تفریق عطا کر رکھی ہے۔ خود رسول اللہ ﷺ انگلیوں کے ذریعے ہی گنتی کا کام لیتے تھے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے رمضان کے دنوں کے بارے میں فرمایا:

”مہینہ اس قدر ہے اور کھولا اپنے ہاتھوں کو دو مرتبہ مع پوری انگلیوں کے اور تیسری مرتبہ دائیں یا بائیں انگوٹھے کو دایا“۔ (بخاری، نسائی، احمد)

اکثر دینی امور میں استعمال ہونے والے اعداد تین اور دس پر تقسیم ہونے والے اعداد پر مشتمل ہیں، مثلاً مہینے کے تیس دن..... سال کے بارہ مہینے..... عرفہ کے دس دن..... ایام بیض..... بیوہ کے ایام عدت..... مطلقہ کے ایام عدت..... ریت کے سو اونٹ..... اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام..... عشر..... خمس..... وغیرہ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے بھی ایک نیکی کے بدلے دس نیکیوں کے اجر کی بشارت دی۔

مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ امثالِهَا وَمَنْ جَاءَ

بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَى إِلَّا مِثْلُهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿١٦٠﴾

(الانعام: ۱۶۰)

## تسبیح پر پڑھنا:

ہمارے معاشرے میں تسبیح پراذکار کرنے کا رواج عام ہے۔ تسبیح کا تحفہ دینا باعثِ ثواب سمجھا جاتا ہے۔ اس وقت کئی قسم کی تسبیحیں بازار میں دستیاب ہیں۔ پانچ پانچ ہزار روپے کی قیمت والی تسبیحاں بھی ہیں۔ ان تسبیحوں سے لوگوں نے بہت سی کرامات بھی منسلک کر رکھی ہیں۔

مصنوعی تسبیح کے متعلق ایک موضوع روایت بھی بیان کی جاتی ہے جو ان الفاظ میں ہے ”نعم المذکر السبح“ سبح (تسبیح) اللہ کو یاد دلانے کا بہترین ذریعہ ہے۔ (مسند فردوس: ۵/۵ بروایت علی)

اس کی سند کے اکثر راوی مجہول اور غیر معروف ہیں۔ محمد بن ہارون بن عیسیٰ وضع و کذاب (جھوٹا اور حدیث گھڑنے والا) ہے۔ (خلیب بغدادی: تاریخ بغداد: ۴۰۳ ابن عساکر: تاریخ دمشق) اس کے اور بھی کئی راوی ضعیف یا مجہول ہیں، علامہ البانی نے السلسلۃ الاحادیث الضعیفہ والموضوعہ رقم: ۸۳ میں اس پر تفصیلی بحث کی ہے۔ (تحقیق ہفت روزہ الاعتصام شمارہ ۲۱ ستمبر ۲۰۰۱)

رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں تسبیح کا رواج نہیں تھا احادیث میں ”سبح“ کا لفظ آیا ہے لیکن اس لفظ کا اور اس کے اشتقاق کا مفہوم ہر جگہ نقلی نماز یا سبحان اللہ کہنا ہے۔ جو چیز رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ہی نہیں تھی اور نہ ہی اس سے اہل عرب واقف تھے اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ کی زبانی کیسے ممکن ہے۔ مصنوعی تسبیح کے معنوں میں اس لفظ کا استعمال بعد کے ادوار میں ہوا جیسا کہ علامہ ازہر نے

”تہذیب اللغۃ“ میں اور علامہ زبیدی نے ”تاج العروس“ میں اپنے استاد سے نقل کرتے ہوئے بیان کیا ہے۔

### مصنوعی تسبیح مالا کی نقل:

ہندوؤں میں مالا چپنے کا رواج بہت قدیم ہے، سادھو لوگ سنت ذکر کے لیے مالا چپتے ہیں، ہندو جوگی مالا کو اپنے گلے میں ڈالتے یا بازو پر لپیٹ لیتے ہیں۔ بدھ مت میں بھی مالا کا رواج ہمیشہ رہا ہے۔ جب یہاں کی آبادی مسلمان ہوئی تو انہوں نے مسلمان ہونے کے باوجود ہندو رسومات و روایات جاری رکھیں چنانچہ مالا کو تسبیح کا نام دے کر اس میں کچھ ترمیم کر لی گئی۔ تسبیح میں ہر ۳۲ دانوں کے بعد ایک امام رکھا گیا۔ ہندو مالا گے دانے باہر سے اندر کی طرف کھینچتے تھے، مسلمانوں نے تسبیح کے دانے اندر سے باہر کھینچنے کا طریقہ اختیار کیا۔ مشہور واقعہ ہے کہ رنجیت سنگھ ایک روز مالا چپ رہا تھا اور اس کا مسلمان وزیر فقیر عزیز الدین تسبیح پر ذکر کر رہا تھا۔ رنجیت سنگھ نے کہا! بتائیے! دونوں میں سے کون سا طریقہ بہتر ہے، اندر سے باہر پھینکنا یا باہر سے اندر پھینکنا۔ فقیر عزیز الدین رنجیت سنگھ کو ناراض نہیں کرنا چاہتا تھا اور اپنے طریقے کو بھی غلط نہیں کہنا چاہتا تھا۔ اس نے برجستہ جواب دیا: حصولِ خیر کے لیے اندر کی جانب پھینکنا بہتر ہے اور دفعِ شر کے لیے اندر سے باہر پھینکنا اچھا ہے۔ (مخزنِ اخلاق عنوان حاضر جوابی)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ. (ابوداؤد: ۴۰۳۱)

”جس نے جس قوم کی مشابہت اختیار کی تو وہ انہی میں سے ہے۔“

لہذا تسبیح پر پڑھنا ہندو قوم کی مشابہت ہے۔

**کنکروں اور گنھلیوں پر پڑھنا:**

ہمارے معاشرے میں کنکروں، گنھلیوں اور باداموں وغیرہ پر بھی پڑھنے کا رواج ہے۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ لوگوں نے کئی کئی ہزار دفعہ پڑھے جانے والے ایسے وظیفے وضع کر رکھے ہیں جن کا احادیث میں اشارہ تک نہیں ملتا۔ قل اور برسی میں بھی گنھلیوں پر پڑھ کر ایصالِ ثواب کیا جاتا ہے، جس کا ثبوت احادیث سے نہیں ملتا۔ (ایصالِ ثواب کے لیے دیکھیے: ”زندہ کا مردہ کے لیے ہدیہ“ مطبوعہ مشربہ علم و حکمت)

گنھلیوں اور کنکروں پر پڑھنے کے جواز میں بعض روایات دی جاتی ہیں، غازی عزیر شمس نے اپنے مضمون میں ان کے ضعف کی بھی نشان دہی کی ہے جو مندرجہ ذیل ہے:

① ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کنکریوں پر تسبیح گنتے تھے۔ یہ حدیث سہمی کی ”تاریخ جرجان“ (صفحہ ۶۸) میں مروی ہے۔ یہ موضوع حدیث ہے۔ اس کی سند میں ایک راوی عبد اللہ بن محمد ربیعہ القدامی متہم بالکذب ہے۔ اسے ابن عدی، دارقطنی، ابن حبان، ذہبی نے ضعیف قرار دیا ہے۔ حاکم اور نقاش کہتے ہیں کہ اس نے مالک سے موضوع حدیثیں روایت کی ہیں۔ ابو نعیم کہتے ہیں: اس نے منکر حدیثیں روایت کی ہیں۔ (تفصیل کے لئے دیکھئے: میزان

الاعتدال: ۴۸۸/۲، لسان المیزان: ۳۳۴/۳، سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ والموضوعۃ للالبانی، رقم الحدیث: ۱۰۰۲) اس حدیث کی سند میں ایک دوسرا راوی صالح بن علی النوفلی جس کے حالات زندگی کا کوئی پتہ نہیں۔

② ضعیفہ صحیحہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس آئے اس وقت میرے سامنے چار ہزار گٹھلیاں تھیں جن پر میں تسبیح گن رہی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کیا ہے؟ میں نے کہا: ”ان پر میں تسبیح گن رہی ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ابھی جب سے میں یہاں کھڑا ہوں اس سے زیادہ تسبیح پڑھ چکا ہوں۔ میں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! مجھے بھی سکھا دیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ مِنْ شَيْءٍ“۔

”ساری مخلوقات کے برابر سبحان اللہ“۔

یہ حدیث ترمذی: ۵۱۹/۵، مسند ابو یعلیٰ: ۱۶۹۶/۳، الکامل لابن عدی: ۲۵۷۴/۷، مستدرک حاکم ۵۴۷/۱ وغیرہ میں مروی ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔ اسے ہم ہاشم بن سعید الکوفی کی سند سے ہی جانتے ہیں۔ اس کی سند معروف نہیں۔ اس باب میں ابن عباس کی حدیث آتی ہے۔ ہاشم بن سعید کے بارے میں امام ابن معین فرماتے ہیں ”لیس بشیء“ اس کی کوئی حیثیت نہیں۔ امام ابن عدی کہتے ہیں: اس نے جتنی روایتیں بیان کی ہیں ان میں سے کسی کی تائید دوسروں سے نہیں ہوتی۔ حافظ ابن حجر ”تقریب التہذیب“ میں اسے ضعیف بتاتے ہیں۔

امام ترمذی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی جس حدیث کی طرف اشارہ کیا ہے وہ صحیح مسلم ۲۰۹۰۴ وغیرہ میں اس طرح مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز پڑھ کر جویریہ کے پاس سے نکلے وہ اپنی نماز پڑھنے کی جگہ پر تھیں، جب چاشت کے وقت واپس آئے تو انہیں اسی حال میں دیکھا جس حال میں چھوڑ کر گئے تھے، آپ ﷺ نے ان سے کہا: کیا وہ اب تک اسی حال میں رہیں؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: میں نے تمہارے بعد تین بار چار ایسے کلمات کہے ہیں کہ اگر ان کا مقابلہ صبح سے اب تک کے تمہارے سارے ذکر واذکار سے کیا جائے تو وزن میں بھاری پڑیں گے۔ یہ کلمات یہ ہیں:

”سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ

وَرِضَىٰ نَفْسِهِ وَزِنَةَ عَرْشِهِ مَدَادَ كَلِمَاتِهِ“

”اللہ کی پاکی اور حمد ہو اس کی مخلوقات کی تعداد کے برابر، اتنی کہ جس سے وہ خوش ہو، اس کے عرش کے وزن کے برابر، اور اس کے کلمات کی روشنائی کے برابر۔“

صحیح مسلم کی اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ قصہ صفیہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نہیں بلکہ جویریہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ پیش آیا تھا اور کنکریوں کا اس سلسلے میں کوئی ذکر نہیں۔ لہذا دوسری روایت اس کے مقابلہ میں منکر کہلائے گی اور ایسی ضعیف اور منکر روایت قابل اعتبار نہیں۔

③ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک

عورت کے پاس آئے، اس کے سامنے گٹھلی یا کنکری تھی، جس پر وہ تسبیح گن رہی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا تمہیں آسان اور بہتر طریقہ نہ بتاؤں؟ وہ یہ ہے:

”سُبْحَانَ اللَّهِ آسمان میں ساری مخلوق کے برابر،

سُبْحَانَ اللَّهِ زمین میں ساری مخلوق کے برابر،

سُبْحَانَ اللَّهِ زمین اور آسمان کے درمیان ساری مخلوقات کے برابر،

سُبْحَانَ اللَّهِ ان ساری مخلوقات کے برابر جنہیں وہ پیدا کرنے والا ہے،

اسی طرح اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ“

یہ حدیث ابوداؤد: ۸۰۲/۸۱، ترمذی: ۵۲۵/۵، وغیرہ میں مروی ہے۔ اس کی

سند میں خزیمہ ہے جو مجہول ہے۔ علامہ ذہبی ”میزان الاعتدال“ میں کہتے ہیں کہ وہ

غیر معروف ہے۔ حافظ ابن حجر نے ”تقریب التہذیب“ میں کہا ہے ”لا یعرف“

(وہ معروف نہیں ہے)۔ اس کی سند میں دوسرے راوی سعید بن ابی بلال ہیں جو

ثقہ ہونے کے باوجود اختلاط کا شکار ہو گئے تھے۔ جیسا کہ امام احمد اور یحییٰ بن معین

نے کہا ہے۔ دیکھئے ”الفصل“ لابن حزم ۹۵/۲، مستدرک حاکم: ۱/۵۳۷، اور مسند

بزار: ۴/۴۰، میں اس حدیث کی سند میں خزیمہ کا ذکر نہیں۔ ایسی صورت میں یہ سند

منقطع ہو جاتی ہے۔ بہر حال یہ حدیث ضعیف ٹھہرتی ہے، خواہ خزیمہ کا ذکر ہو یا نہ

ہو۔ ذکر ہونے کی صورت میں وہ راوی مجہول ہے اور نہ ذکر ہونے کی صورت میں

سند منقطع ہے۔ متصل نہیں۔ (مطبوعہ الاعتصام: ستمبر ۲۰۰۱)

حافظ زبیر علی زئی کے خیال میں یہ حدیث حسن ہے وہ لکھتے ہیں کہ اسے حاکم:



۱/ ۵۳۸، ۵۴۷ اور ذہبی نے صحیح کہا۔ جدید محققین کا اسے ضعیف کہنا غلط ہے۔ اس کا راوی خزیمہ جمہور محدثین کے نزدیک موثق ہے۔ لہذا اس وجہ آلہ تسبیح پر ذکر اذکار کرنا جائز ہے۔ تاہم افضل یہی ہے کہ ہاتھ کی انگلیوں پر گنتی گنی جائے۔ (دیکھیے ماہنامہ شہادت جون ۲۰۰۰)

مولانا زبیر علی زکی رحمۃ اللہ علیہ نے کنکریوں پر پڑھنے والی حدیث سے مصنوعی تسبیح کا جو استدلال کیا ہے وہ صحیح اس لیے نہیں کہ حدیث میں تسبیح کا ذکر نہیں کنکری کا ذکر ہے جب کہ تسبیح میں یہ قباحت ہے کہ وہ ہندوؤں کی نقالی ہے۔

### کنکریوں پر پڑھنے کی ممانعت میں آثار:

ایسے آثار بھی وارد ہیں جن میں کنکریوں اور گٹھلیوں پر گنتے سے منع کیا گیا ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ میں (زیر رقم: ۵۶۶۹، ۷۶۵۷، ۷۶۶۷) عمر رضی اللہ عنہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے انگلیوں کے علاوہ کسی چیز پر تسبیح گنتے کی ممانعت منقول ہے۔

① مصنف ابن ابی شیبہ (حدیث نمبر: ۷۶۶۷) میں ہے: ابراہیم نخعی فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کسی چیز پر تسبیح گنتے کو ناپسند فرماتے تھے اور کہتے تھے: کیا اللہ تعالیٰ کو نیکیاں بتا کر احسان جتنا چاہئے؟

② ابن وضاح قرطبی "البدع والنہی عنہا" (ص: ۱۳) میں ملت بن بہرام سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: ابن مسعود رضی اللہ عنہ ایک عورت کے پاس سے گزرے جو دانوں پر تسبیح گن رہی تھی۔ آپ نے انہیں توڑ کر بکھیر دیا۔ پھر ایک آدمی کے پاس سے گزرے جو کنکری پر تسبیح گن رہا تھا، آپ نے اسے لات سے

مارا اور فرمایا: کیا تم سمجھتے ہو کہ اس ظالمانہ بدعت کا ارتکاب کر کے صحابہ کرام سے سبقت لے گئے؟ اور علم میں ان سے بڑھ گئے؟

③ ابن وضاح نے سیار ابوالحکم سے نقل کیا ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو بتایا گیا کہ کچھ لوگ کوفہ میں مسجد کے اندر کنکریوں پر تسبیح گنتے ہیں۔ آپ ان کے پاس آئے تو دیکھا کہ ہر آدمی نے اپنے سامنے کنکریوں کا ایک ڈھیر جمع کر رکھا ہے۔ آپ نے کنکریوں سے انہیں مارنا شروع کیا اور مارتے مارتے انہیں مسجد سے نکال باہر کیا، پھر فرمایا: تم لوگوں نے بدعت کا ارتکاب کیا یا پھر صحابہ کرام سے علم میں سبقت لے گئے!

④ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ایک روز ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا میں نے مسجد میں لوگوں کو حلقہ بنا کر بیٹھے ہوئے دیکھا، سب کے ہاتھ میں کنکریاں تھیں۔ ہر حلقہ میں ایک آدمی ان سے کہتا ہے: سو بار ”اَللّٰهُ اَكْبَرُ“ پڑھو تو وہ پڑھتے ہیں، پھر وہ کہتا ہے سو بار ”لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ“ پڑھو تو وہ پڑھتے ہیں، پھر کہتا ہے سو بار ”سُبْحَانَ اللّٰهِ“ پڑھو۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ مسجد میں ان کے پاس پہنچے اور ایک حلقے کے پاس کھڑے ہو کر کہا: ”یہ کیا کر رہے ہو؟“ لوگوں نے جواب دیا: ”اے ابو عبد الرحمن یہ کنکریاں ہیں جن پر ہم تکبیر و تحمید پڑھ رہے ہیں۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا:

”تم اپنی برائیاں شمار کرو۔ میرا ذمہ ہے کہ تمہاری نیکیاں ضائع نہیں ہوں گی۔ افسوس اے امیر محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری ہلاکت کے دن کتنی تیزی سے آگئے، ابھی نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب موجود ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پکڑے اور برتن بھی موجود ہیں

اور تم راہِ حق سے بھٹک گئے ہو۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، کیا تم محمد ﷺ کے مذہب سے بہتر مذہب پر ہو؟ یا گمراہی کا دروازہ کھول رہے ہو.....

ان لوگوں نے قسم کھا کر کہا: ہمارا ارادہ تو صرف خیر تھا۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: ”بہت سے خیر ڈھونڈنے والے خیر تک نہیں پہنچ پاتے۔ پھر فرمایا! بدعت اختیار نہ کرو، دینی امور میں تمہاری کفایت کی جا چکی ہے۔“

(سنن داری: ۱/۱۶۸، ج: ۲۱۵، باب ”فی کراہیۃ اخذ الراۃ، سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ: ۵/۱۱، ج: ۲۰۰۵۳)

### حاصل کلام:

☆ رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کو انگلیوں پر گننے کا حکم دیا۔

☆ رسول اللہ ﷺ نے خود بھی انگلیوں پر پڑھا اور کنکریاں یا مصنوعی تسبیح استعمال نہیں کی۔

☆ تسبیح ہندو کی نقالی ہے اور انگلیوں پر گنا سنت۔

☆ کنکریوں پر پڑھنے کا جواز ہو تو اس کا رواج ثابت نہیں بلکہ صحابہ کنکریوں پر پڑھنے والوں کو سختی سے منع کرتے تھے۔

بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ انگلیوں پر گننے سے بھول جاتے ہیں۔ حالانکہ بھول چوک اللہ تعالیٰ نے معاف فرمائی ہے اگر زائد پڑھ لیں تو ثواب زائد ملے گا، کم ہوگا تو اصل گنتی کے مطابق ہی ثواب ملے گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ!

شاید کسی کے ذہن میں آئے کہ ذکر ہی تو کرنا ہے چاہے جیسے بھی کر لیا۔ اصل

بات یہ ہے کہ سنت کے مطابق عمل ہوگا تو پورے نمبر ملیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں تاکید کی ہے کہ:

[وَإِذْ كَرُّوْا كَمَا هَذَا كُمْ] (البقرہ: ۱۹۸)

”اور اس کا ذکر کرو اس طرح جس طرح اس نے تم کو سکھایا ہے۔“

ہمارے معاشرے میں خود ساختہ ورد، وظیفے پڑھنے کا رواج عام ہو چکا ہے۔ ان کی تعداد بتانے والے اپنی طرف سے طے کر کے بتاتے ہیں بلکہ ساتھ بہت سی پابندیاں بھی عائد کرتے ہیں مثلاً فلاں وقت پڑھا جائے..... درمیان میں کوئی بات نہ کی جائے..... اتنی تعداد میں پڑھا جائے..... فلاں چیز پر پڑھ کر پھونکا جائے..... فلاں چیز میں پڑھ کر گرہیں لگائی جائیں..... فلاں رنگ میں دیوار پر لکھ کر اس کا تصور دل میں جما کر پڑھا جائے..... پہلے اور بعد میں اتنی بار درود شریف پڑھا جائے..... غرض کئی خلاف سنت امور رائج ہیں۔

زیر نظر کتابچہ میں رحمت للعالمین ﷺ کی تعلیم کردہ ایسی دعائیں اور اذکار پیش کیے جا رہے ہیں جنہیں آپ ﷺ نے کسی خاص تعداد میں پڑھا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں آپ ﷺ کے اسوۂ حسنہ پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین!

اشاعت چہارم: اب اس کتابچے کو مزید نکھار سنوار کر پیش کیا جا رہا ہے اور بعض مزید اذکار کا اضافہ بھی کیا گیا ہے۔

ام عبد فیض



## دو دو بار

دو سجدوں کے درمیان:

حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ دو سجدوں کے درمیان (جلے میں) دو بار کہتے:

”رَبِّ اغْفِرْ لِي“

”اے میرے پروردگار مجھے بخش دے۔“

(ابوداؤد: ۸۷۴، نسائی: ۱۹۹/۲، ۲۰۰، ۱۳۱، احمد: ۳۹۸/۵، طحاوی: ۱۱۵، بحوالہ

القول المقبول فی شرح وتعلیق صلوٰۃ الرسول ﷺ)



## تین تین بار

ہر مصیبت سے بچنے کے لئے :

خبیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ شدید بارش اور تاریکی کی رات میں ہم رسول اللہ ﷺ کی تلاش میں نکلے تاکہ وہ ہمیں نماز پڑھائیں، ہم نے آپ ﷺ کو تلاش کر لیا۔ آپ ﷺ نے دریافت کیا: تم نے نماز پڑھ لی ہے؟ میں نے جواب نہ دیا۔ تب آپ ﷺ نے فرمایا: ”کہہ۔ میں نے عرض کیا ”یا رسول اللہ! کیا کہوں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”قُلْ : قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ، وَالْمَعُودُ ثَلَاثِينَ حِينَ تُمْسِي وَ

حِينَ تُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تُكَفِّيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ“

”شام اور صبح کے وقت تین تین مرتبہ سورہ اخلاص اور تین تین مرتبہ

معوذتین (سورہ فلق اور سورہ ناس) پڑھا کرو یہ ہر مصیبت اور تکلیف

سے بچنے کے لئے کافی ہوں گی۔“

(سنن ابی داؤد، ابواب النوم، باب ما یقول اذا اصبح ۵۰۸۲)

### سوتے وقت:

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رات کو سونے کے لئے بستر پر تشریف لاتے تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کو اکٹھا کرتے ان پر پھونک مارتے اور ”قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ، قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور ”قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ“ پڑھتے۔ پھر جسم مبارک پر جہاں تک ہو سکتا ہتھیلیاں پھیرتے، سر مبارک پر پھیرتے پھر چہرہ مبارک اور سامنے کے بدن پر پھیرتے یہ عمل تین مرتبہ کیا کرتے۔

(صحیح بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب فضل المعوذات، رقم الحدیث: ۱۲۶۸)

### سُورَةُ الْاِخْلَاصِ:

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ - اللَّهُ الصَّمَدُ - لَمْ يَلِدْ وَ  
لَمْ يُولَدْ - وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ -

”اے رسول کہہ دوہ اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے، نہ اس نے کسی

کو جنا ہے اور اسے کسی نے جنا ہے، نہ اس کا کوئی ہمسر ہے۔“



## سُورَةُ الْفَلَقِ:

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ - مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ -  
وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ - وَمِنْ شَرِّ  
النَّفَّاثِ فِي الْعُقَدِ - وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا  
حَسَدَ -

”اے رسول ﷺ کہہ دو میں پناہ لیتا ہوں رب صبح کی، ہر مخلوق کی  
تکلیف سے اور اندھیرے کی آفتوں سے جب وہ چھائے اور جادو  
گریوں سے جو گرہوں میں پھونکتی ہیں اور حاسد کی شرارت سے بھی  
جب وہ حسد کرے۔“

## سُورَةُ النَّاسِ:

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ - مَلِكِ النَّاسِ إِلَهِ  
النَّاسِ - مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ -  
الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ - مِنَ  
الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ -

”کہہ دو میں پناہ لیتا ہوں لوگوں کے رب، لوگوں کے بادشاہ، لوگوں

کے معبود کی، اس شیطان کی شرارت سے جو دوسے ڈال کر پیچھے ہٹ جانے والا ہے، دوسے ڈالتا ہے لوگوں کے سینوں میں وہ شیطان جنوں میں سے ہو یا انسانوں میں سے۔“

### جسمانی و مالی تحفظ کے لیے :

☆ ابان بن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو اللہ کا بندہ ہر صبح اور ہر شام کو تین تین بار یہ دعا پڑھ لیتا ہے اسے کوئی چیز گزند نہیں پہنچاتی۔“

”بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَیْءٌ  
فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ  
الْعَلِیْمُ“

”شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جس کے نام کے ساتھ کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی زمین میں اور نہ آسمان میں وہ سنتا اور جانتا ہے۔“  
راوی بیان کرتے ہیں کہ ابان بن عثمان کو فالج ہو گیا تو وہ شخص جس نے ان سے یہ حدیث سنی تھی ان کی طرف دیکھنے لگا۔ انہوں نے کہا! کیا بات ہے میری طرف کیا دیکھ رہے ہو، اللہ کی قسم! عثمان نے رسول اللہ

ﷺ پر جھوٹ باندھانہ میں نے عثمان رضی اللہ عنہ پر جھوٹ باندھا لیکن جس روز مجھے یہ تکلیف پہنچی، اس روز میں غصے میں تھا اس لیے یہ الفاظ کہنا بھول گیا۔ (ابوداؤد: ۵۰۸۸-ترمذی)

### سوتے وقت:

ام المؤمنین حصہ ﷺ بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ سوتے لگتے تو اپنا دایاں ہاتھ اپنے رخسار مبارک کے نیچے رکھ لیتے اور تین مرتبہ یہ الفاظ ادا فرماتے:

”اَللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ“

”اے اللہ مجھے اپنے عذاب سے بچاؤ جس روز تو اپنے بندوں کو جمع کرے گا۔“ (بخاری: ۲۳۷-مسلم: ۲۷۱۰-سنن ابی داؤد: ۵۰۴۵-مسند احمد، مسند بزار، سنن نسائی)

### گناہوں کی بخشش کے لئے:

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص بستر پر لیٹتے وقت تین بار یہ کلمات پڑھے گا اللہ اس کے گناہوں کی مغفرت فرمائے گا، خواہ وہ میدان جہاد سے فرار کیوں نہ

ہو۔

”اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ  
الْقَيُّومُ وَآتُوبُ إِلَيْهِ“

”میں اللہ سے معافی مانگتا ہوں اور اسی کے سامنے توبہ کرتا ہوں جس  
کے سوا معبود کوئی نہیں اور جو ہمیشہ خود زندہ رہنے والا اور ساری مخلوق کو قائم  
رکھنے والا ہے۔“ (سنن ترمذی، مسند احمد بن حنبل، ابوداؤد: ۱۵۱۷)

براخواب دیکھنے پر:

جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں  
سے کوئی ناگوار خواب دیکھے تو وہ بائیں جانب تین بار تھوک دے اور تین  
مرتبہ تعوذ پڑھے اور جس پہلو پر لیٹا ہوا ہے بدل لے۔ (صحیح مسلم،  
کتاب الرؤیا: ۲۲۶۱)

تعوذ یہ ہے:

”أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ“

”میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے۔“

## سفر سے واپسی پر:

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی غزوہ یا حج اور عمرہ سے واپس تشریف لاتے تو ہر بلندی پر چڑھتے وقت تین بار فرماتے ”اللہ اکبر“ پھر یہ دعا پڑھتے:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ  
 الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ  
 قَدِيرٌ، أَتُوبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ سَاجِدُونَ  
 لِرَبِّنَا حَامِدُونَ صَدَقَ اللَّهُ وَعْدَهُ وَنَصَرَ  
 عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ “

”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے ملک ہے، اس کے لئے حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ ہم لوٹنے والے، توبہ کرنے والے، سجدہ کرنے والے، اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں۔ اللہ کا وعدہ سچا ہوا، اس نے اپنے بندے کی مدد کی اور دشمن کے لشکروں کو ہزیمت دی۔“

(بخاری، کتاب الدعوات: ۶۳۸۵، ۱۷۹۷۔ مسلم، ترمذی)

سوار ہوتے وقت:

☆ علی رضی اللہ عنہ کے پاس سواری کا جانور لایا گیا تو آپ نے ”بسم اللہ“ کہا پھر کہا:

[سُبْحَنَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ - وَإِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ]

”اللہ پاک ہے جس نے اس کو ہمارے قبضہ میں دیا اور ہم اسے قبضہ کرنے والے نہ تھے اور بلاشبہ ہمیں اپنے رب کی طرف ضرور جانا ہے۔“

پھر تین بار ”الْحَمْدُ لِلَّهِ“ پھر تین بار ”اللَّهُ أَكْبَرُ“ کہا

اور یہ دعا پڑھی:

”سُبْحَانَكَ ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ“

”معبود کوئی نہیں سوا تیرے تو پاک ہے میں نے اپنی جان پر ظلم کیا تو مجھے بخش دے کیونکہ سوائے تیرے کوئی گناہوں کو نہیں بخشتا۔“

اس کے بعد علی رضی اللہ عنہ مسکرائے۔ دریافت کیا گیا ”آپ

کیوں مسکرائے؟“ فرمایا ”میں نے رسول اللہ ﷺ کو جانور پر سوار ہوتے ہوئے ایسا ہی کرتے دیکھا ہے۔ میں نے بھی آپ ﷺ سے مسکرانے کا سبب پوچھا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

”إِنَّ رَبَّكَ يُعْجِبُ مِنْ عَبْدِهِ إِذَا قَالَ  
اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ  
غَيْرِي“

اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے اس وقت خوش ہوتا ہے جب وہ کہتا ہے،  
میرے گناہ معاف کر دے۔ اسے معلوم ہے کہ میرے سوا اس کے  
گناہوں کو کوئی بخش نہیں سکتا۔ (سنن ترمذی، ابوداؤد: ۲۰۶۰۲۔  
نسائی، مسند احمد، صحیح حسن)

☆ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں ”مجھے رسول اللہ ﷺ نے اپنے  
پچھے سوار کیا ”جب آپ اچھی طرح بیٹھ گئے تو تین بار ”اللَّهُ أَكْبَرُ“  
تین بار ”سُبْحَانَ اللَّهِ“ تین بار ”الْحَمْدُ لِلَّهِ تِینِ  
بار ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ کہا پھر مسکرا دیئے۔ پھر میری جانب مڑ کر  
فرمایا ”جو بھی سوار ہوتے ہوئے میرا طریقہ اختیار کرتا ہے، اللہ اس پر



ویسے ہی مسکراتا ہے جیسے میں تیرے سامنے مسکرایا، یعنی اللہ اس بندے کے عمل پر اپنی رضامندی کا اظہار کرتا ہے۔ (مسند احمد)

### استفتاح صلوٰۃ (نماز) کے لئے :

☆ جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں کھڑے ہوئے اور تین بار فرمایا:

”اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا  
وَسُبْحَانَ اللَّهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا“

”اللہ بہت کبریائی والا ہے اور تمام حمد اللہ کے لیے کثرت کے ساتھ ہے اور صبح و شام اللہ کی تسبیح ہے۔“ (ابن ماجہ: ۸۰۷۔ ابوداؤد: ۷۶۸۔ مسند احمد: ۸۵/۱)

ایک صحابی نے ان کلمات کے ساتھ نماز شروع کی تو فرمایا یہ کلمات کتنے عمدہ ہیں کہ ان کے لیے آسمانوں کے دروازے کھل گئے۔

(مسلم: ۴۲۰/۱۔ ابوداؤد: ۲۰۳/۱۔ ابن ماجہ: ۲۶۵/۱۔ احمد: ۸۵/۴)

☆ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نفل ادا کرتے تو صلوٰۃ میں یہ دعائے استفتاح

پڑھتے:

”سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ  
اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ“

”اے اللہ تیری ذات پاک ہے، خوبیوں والی اور تیرا نام برکت والا

ہے اور تیری شان اونچی ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں“

اس کے بعد تین بار ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ اور تین بار ”اللَّهُ“

اَكْبَرُ كَبِيرًا“ پڑھتے۔ (ابوداؤد: ۵۰/۳۔ احمد: ۵۰/۳۔

نسائی: ۱۳۲/۱۔ دارمی: ۲۸۲/۱۔ احمد: ۵۰/۳)

☆ افتتاحِ صلوٰۃ کے لئے بعض اوقات تین بار ”اللَّهُ اَكْبَرُ“ کہتے، پھر

کہتے:

”ذُو الْمَلَكُوتِ وَالْجَبَرُوتِ وَالْكَبَرِيَاءِ  
وَالْعَظَمَةِ“

بادشاہتِ غلبہ، کبریائی اور عظمت کے مالک“۔ (ابوداؤد: ۸۷۴)

رکوع میں:

نبی اکرم ﷺ رکوع میں تین بار پڑھتے اور یہ ادنیٰ درجہ ہے اور بعض

اوقات اس سے زیادہ بار پڑھتے:

”سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ“

”پاک ہے میرا رب عظمت والا“۔

(ابوداؤد: ۸۸۱- ابن ماجہ: ۸۸۷)

”سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ“

”پاک ہے میرا رب عظمت والا اور میں اس کی حمد کرتا ہوں“۔

(ابوداؤد: ۸۷۰)

سجدے میں:

”رسول اللہ ﷺ سجدے میں تین بار پڑھتے:

”سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى“

”پاک ہے میرا رب عالی شان“۔

کبھی تین بار سے زیادہ بھی پڑھتے، نوافل میں کبھی کبھی اتنی تکرار

فرماتے کہ سجدہ قیام کے برابر ہو جاتا۔ (سنن احمد، سنن ابی داؤد: ۸۷۴۔

ابن ماجہ، دارقطنی، طحاوی، بزار، طبرانی کبیر)

☆ کبھی آپ ﷺ سجدے میں تین بار یہ کلمات پڑھتے:

سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ

”پاک ہے اللہ اپنی تعریف کے ساتھ۔“ (ابوداؤد: ۸۸۵)

☆ ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب صلوٰۃ مکمل کرتے، سلام پھیر لیتے تو تین بار کہتے ”اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ“ اور پھر فرماتے:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ  
تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

”الہی تو سلامتی والا ہے اور تجھی سے سلامتی ہے تو برکت والا ہے  
اے صاحبِ عظمت اور بزرگی والے۔“ (صحیح مسلم: ۵۹۱۔ ابن ماجہ: ۹۲۸)

وتر کے بعد:

یہ کلمات تین بار پڑھے جائیں، تیسری بار بلند آواز سے،

”سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ“

”پاکی بیان کرتا ہوں بادشاہ یعنی اللہ کی جو زیادہ پاک ہے۔“

(ابوداؤد: ۱۴۳۰۔ صحیح نسائی للالبانی، الجزء الاول، ج: ۱۶۴۳)

سجدہ تلاوت میں:

نبی کریم ﷺ سجدہ تلاوت میں تین بار یہ دعا پڑھتے:

”سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ وَشَقَّ  
سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ فَتَبَارَكَ اللَّهُ  
أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ“

”میرے چہرے نے سجدہ کیا اس کو جس نے اسے پیدا کیا اور اس کی  
صورت اس کے کان اور آنکھیں اپنی خاص حفاظت اور امداد کے ساتھ  
بنائے، برکت والا ہے اللہ بہت اچھا پیدا کرنے والا ہے۔“

(ابوداؤد: ۷۶۰-صحیح مسلم: ۷۷۱)

یہ دعا نماز کے سجدے میں پڑھنے کی حدیث بھی ہے بلکہ صحیح یہی ہے  
کہ یہ دعا نماز کے سجدے کے لیے ہے۔ (القول المقبول)  
لیکن چاہے سجدہ تلاوت میں پڑھیں چاہے نماز کے سجدے میں  
دونوں طرح درست ہے۔

**وزنی کلمے:**

ام المومنین جو یہ دعا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز  
کے لئے ان کے حجرے سے نکلے اور وہ اس وقت اپنے مصلے پر بیٹھی کچھ  
پڑھ رہی تھیں۔ جب آپ چاشت کے وقت تشریف لائے تو وہ بدستور

بیٹھی ہوئی تھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”تم ابھی تک وہیں بیٹھی ہوئی ہو“ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے وجہ عرض کی۔ فرمایا ”میں تم کو ایسے چار کلمے بتا دیتا ہوں جنہیں صرف تین تین مرتبہ پڑھا جائے لیکن ان کا وزن اس سے زیادہ ہوگا جو تم نے اب تک پڑھا ہے وہ یہ ہیں:

”سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ خَلْقِهِ، سُبْحَانَ اللَّهِ رِضَا نَفْسِهِ، سُبْحَانَ اللَّهِ زِينَةَ عَرْشِهِ، سُبْحَانَ اللَّهِ مِدَادَ كَلِمَتِهِ“

”اللہ کی تسبیح اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر، اللہ کی تسبیح اس کی ذات کی رضامندی کی حد تک، اللہ کی تسبیح اس کے عرش کے ہم وزن، اللہ کی تسبیح اس کے کلمات کے مقدار برابر۔“ (مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب التسبیح، اول التہار وعند النوم، رقم الحدیث: ۶۹۱۵، ابن ماجہ)

اللہ کی خوشی حاصل کرنے کے لئے:

ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص صبح وشام تین تین بار یہ کلمات ادا کرے اس کا اللہ پر یہ حق ہے کہ قیامت کے دن اس بندے کو خوش کر دے۔“

”رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا  
وَبِ مُحَمَّدٍ نَبِيًّا“

”میں اللہ کو رب ماننے اور اسلام کو دین ماننے اور محمد ﷺ کو نبی ماننے پر راضی ہوں۔“ (ابوداؤد، سنن ترمذی: ۳۳۸۹۔ صحیح الترمذی: ۴۱/۱ اللالبانی، ابن ماجہ)

گناہوں کی بخشش کے لئے:

عبداللہ بن محمد بن جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے، وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور کہا ہائے میرے گناہ، اس نے یہ تین مرتبہ کہا۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ کہو:

”اَللّٰهُمَّ مَغْفِرَتِكَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِي  
وَرَحْمَتِكَ اَرْجٰى عِنْدِي مِنْ عَمَلِي“  
”اے اللہ تیری بخشش میرے گناہوں سے کہیں زیادہ گنجائش رکھتی ہے اور تیری رحمت میرے عملوں سے کہیں زیادہ امید کے لائق ہے۔“

اس آدمی نے ایسا ہی کہا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”پھر کہو“۔ اس نے

ایسا ہی کہا۔ فرمایا: ”پھر کہو“۔ اس نے یہی کہا۔

فرمایا: ”کھڑے ہو جاؤ اللہ نے تمہارے گناہ معاف فرمادیے ہیں“۔ (ترغیب و ترہیب)

یہ بھی سنت ہے:

عبدالرحمن بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے عرض کیا میں ہر صبح و شام آپ کو یہ کلمات تین تین بار پڑھتے ہوئے سنتا ہوں:

”اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ بَدَنِيْ اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ سَمْعِيْ اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ بَصَرِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ“

”یا اللہ مجھے عافیت دے میرے بدن میں، یا اللہ مجھے عافیت دے میری سماعت میں، یا اللہ مجھے عافیت دے میری نظر میں، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔“

آپ نے جواب دیا اے میرے بیٹے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کلمات سے دعا کرتے سنا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرنا مجھے محبوب ہے۔ (سنن ابی داؤد: ۵۰۹۰۔ احمد: ۴۲/۵۔ نسائی، عمل الیوم



واللیلة)

درد و غم کے وقت:

رسول اللہ ﷺ نے اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے فرمایا: ”کیا میں تجھے ایسے کلمے نہ بتاؤں جو تم درد و غم میں پکارا کرو۔“ اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا تم ایسے وقت کہا کرو:

”اَللّٰهُ رَبِّیْ لَا اُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا“

”اللہ میرا رب ہے نہیں میں شریک ٹھہراتی اس کے ساتھ کسی کو بھی۔“

(ابن حبان اور مسند احمد بن حنبل میں لفظ اللہ ایک بار ہے۔ ابوداؤد اور نسائی میں دو بار اور طبرانی میں تین بار) (ابوداؤد: ۱۵۳۵، ابن ماجہ: ۳۸۸۴)

زہریلے جانور کے ذنک سے بچاؤ:

جو شخص شام کے وقت مندرجہ ذیل دعائیں دفعہ پڑھ لے اسے اس رات نہریلے جانور کا ڈنک نقصان نہیں پہنچائے گا:

اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا

## خَلَقَ

”میں اللہ کے کامل کلمات کی پناہ پکڑتا ہوں اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی۔“ (صحیح الترمذی: ۳۶۰۴۔ مسند احمد: ۲/۲۹۰)

**جنت مانگنے والے کے لیے جنت کی شفاعت:**

امام نسائی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”جو شخص تین مرتبہ اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کرے، تو جنت کہتی ہے: ”اے اللہ! اس کو جنت میں داخل فرمائیے۔“

اور جو شخص تین دفعہ (اللہ تعالیٰ سے) دوزخ کی پناہ مانگے، تو دوزخ کہتی ہے: ”اے اللہ اس کو دوزخ سے پناہ دیجیے۔“ (سنن نسائی، کتاب الاستعاذہ، الاستعاذہ من النار ۸/۲۷۹۔ شیخ البانی نے اس کو صحیح قرار دیا ہے۔ ملاحظہ ہو: صحیح النسائی: ۳/۱۱۲۱)



## سات سات بار

درد دور کرنے کے لئے:

عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے اپنے جسم میں درد کی شکایت کی جس میں میں اپنے اسلام لانے کے وقت سے مبتلا چلا آ رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اپنا ہاتھ درد کی جگہ پر رکھ کر تین بار بسم اللہ کہہ کر یہ دعاسات بار پڑھا کرو۔“

”أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللَّهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ  
وَأَحَازِرُ“

”پناہ حاصل کرتا ہوں اللہ کے غلبے اور اس کی ہر اس تکلیف سے

جسے میں پاتا ہوں اور اس سے بچنا چاہتا ہوں۔“ (صحیح مسلم: ۲۲۰۲)

مریض کے لئے عیادت کرتے ہوئے:

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ”جس نے کسی ایسے مریض

کی عیادت کی جس کی موت کا وقت نہیں آیا اور اس کے لئے سات باریہ  
دعا مانگی تو اللہ تعالیٰ اس مریض کو شفا دے گا۔“

أَسْأَلُ اللَّهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ  
أَنْ يَشْفِيكَ

”میں عظیم اللہ سے سوال کرتا ہوں جو بڑے عرش کا رب ہے کہ تجھے  
شفا دے دے۔“ (ابوداؤد: ۳۱۰۶، ترمذی، کتاب الجنائز: ۲۰۸، نسائی،  
عمل الیوم واللیۃ: ۱۰۴۵، ۱۰۴۸، القول المقبول، ص: ۶۹۵)



## دس دس بار

بھاری کلمے:

عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا:

”دو خصلتیں ایسی ہیں کہ ان پر جو مسلمان قائم ہو جائے وہ ضرور جنت میں جائے گا، پہلی خصلت یہ ہے کہ ہر صلوٰۃ کے بعد دس دس مرتبہ یہ کلمات کہے اس طرح یہ زبان پر دن میں ڈیڑھ سو بار آئیں گے لیکن میزان میں ڈیڑھ ہزار کے مساوی ہوں گے:

”سُبْحَانَ اللَّهِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ، اللَّهُ أَكْبَرُ“

”اللہ ایک ہے، تعریف اللہ کی ہے، اللہ بہت بڑا ہے۔“

دوسری خصلت یہ ہے کہ سوتے وقت ۳۲ بار اللہ اکبر ۳۳ بار

سبحان اللہ ۳۳ بار الحمد للہ کہے زبان نے تو انہیں سو بار کہا لیکن

میزانِ الہی میں ہزار کے برابر شمار ہوں گے۔ (ابوداؤد: ۵۰۲۵)

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کلمات پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔ صحابہ نے کہا، اے اللہ کے رسول یہ کیسے ہے کہ وہ پڑھنے میں تو ”یسیر“ خفیف ہیں اور جو انہیں پڑھنے والے ہیں وہ قلیل ہیں۔ فرمایا: ”تم میں سے کسی کے پاس شیطان آتا ہے اور اسے انہیں پڑھنے سے پہلے ہی سلا دیتا ہے اور اسی طرح نماز میں بھی آتا ہے اور انہیں کہنے سے پہلے ہی کوئی کام یاد کر دیتا ہے۔ (اور وہ نماز سے فارغ ہو کر بغیر پڑھے چلا جاتا ہے۔) (ابوداؤد: ۵۰۶۵)

### دس گناہ ختم، دس نیکیاں مزید:

علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فجر اور مغرب کی نماز کے بعد یہ کلمات دس مرتبہ پڑھا کرو، ہر مرتبہ پڑھنے سے دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور دس گناہ مٹا دیئے جائیں گے۔

(مسند احمد: ۴/۲۲۷-ترمذی: ۵/۵۱۵-حسن المسلم)

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ  
الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ

وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى  
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اس کی بادشاہی ہے، اور اسی کے لئے تمام تعریف ہے، وہ زندہ کرتا اور مارتا ہے، بہتری اس کے ہاتھ میں ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔“

سنن نسائی میں ہے کہ اگر دس مرتبہ یہ کلمات پڑھے تو دس غلام آزاد کرانے کا ثواب ملے گا۔ (عمل الیوم واللیلۃ نسائی: ۱۳۸۔ صحیح الترغیب و الترہیب: ۱/۲۷۲۔ بحوالہ حصن المسلم)

**بازار میں داخلہ کے وقت:**

یہ دعا بازار میں داخل ہونے کے بعد پڑھنے کا بھی حوالہ ملتا ہے۔

(سنن ترمذی: ۷، ابن ماجہ)

**استفتاح صلوٰۃ (نماز) کے وقت:**

نبی اکرم ﷺ صلوٰۃ کے لیے کھڑے ہوتے تو کبھی کبھی ان کلمات

سے استفتاح فرماتے اور ہر کلمے کو دس مرتبہ پڑھتے:

”اللَّهُ أَكْبَرُ، الْحَمْدُ لِلَّهِ، سُبْحَانَ اللَّهِ  
وَبِحَمْدِهِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، أَسْتَغْفِرُ  
اللَّهُ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ  
وَعَافِنِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الضَّيْقِ  
يَوْمِ الْحِسَابِ“

”اللہ پاک ہے، تعریف اللہ ہی کے لیے ہے، اللہ سب سے بڑا ہے  
اپنی تعریف کے ساتھ، کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے، اے اللہ مجھے بخش  
دے، مجھے ہدایت دے، مجھے رزق دے اور مجھے عافیت دے، اے اللہ  
بے شک میں تیرے ساتھ قیامت کے دن تنگی سے پناہ مانگتا ہوں۔“

(ابوداؤد: ۵۰۸۵، صلوٰۃ النبی ﷺ، علامہ ناصر الدین البانی)

دس دس مرتبہ تکبیر، تسبیح اور تحمید کے بعد کی دعا:  
امام ترمذی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ حضرت  
ام سلمہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: ”مجھے  
ایسے کلمات سکھائیے، کہ میں انہیں نماز میں پڑھوں۔“

آپ ﷺ نے فرمایا:



”دس دفعہ (اَللّٰهُ اَكْبَرُ) کہو، دس مرتبہ (سُبْحَانَ اللّٰهِ) کہو، دس بار (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ) کہو، پھر جو چاہو مانگو، (اللہ تعالیٰ جواب میں) فرماتے ہیں:

”ہاں ہاں“۔ (جامع الترمذی، ابواب الوتر، ما جاء فی صلاة التسبیح، رقم الحدیث ۴۸۰/۲، ۴۸۲)

### جنت میں گھر کی تعمیر:

معاذ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”مَنْ قَرَأَ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ) حَتَّى يَخْتِمَهَا عَشْرَ

مَرَّاتٍ بَنَى اللّٰهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ“۔

”جس نے دس مرتبہ آخر تک (قل هو الله احد) پڑھی اس کے لئے

اللہ تعالیٰ جنت میں ایک گھر تعمیر کرتے ہیں“۔ (رواہ احمد، سلسلہ

الاحادیث الصحیحہ للالبانی، الجزء الثانی، رقم الحدیث: ۵۸۹، فضائل قرآن

مجید محمد اقبال کیلانی)

### رسول اللہ ﷺ کی شفاعت:

ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے

دس دس مرتبہ صبح اور شام کے وقت مجھ پر صلوٰۃ (درود) کہی اسے روز قیامت میری شفاعت حاصل ہوگی۔ (بخاری، کتاب الانبیاء) درود درج ذیل ہے:

”اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ  
مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی  
آلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَیُّدٌ مَّجِیْدٌ۔ اَللّٰهُمَّ  
بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ  
کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی آلِ  
اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَیُّدٌ مَّجِیْدٌ“

”اللہ محمد ﷺ اور محمد ﷺ کی آل پر رحمت بھیج جس طرح تو نے  
ابراہیم اور ابراہیم علیہ السلام کی آل پر رحمت بھیجی، بے شک تو تعریف کیا گیا  
ہے، بزرگ ہے۔ اللہ برکت دے محمد ﷺ کو اور محمد ﷺ کی آل کو  
جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل کو برکت دی بے شک تو  
تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔“

## گیارہ بار

### تنگ دست مسلمانوں کے لئے وظیفہ:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ محتاج مسلمانوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: ”اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مالدار لوگ سارا ثواب لوٹ کر لے گئے۔ وہ ہماری ہی طرح صوم و صلوٰۃ کی پابندی کرتے ہیں، لیکن وہ صدقہ خیرات دیتے اور غلام آزاد کرتے ہیں، کیونکہ ان کے پاس مال موجود ہے۔ ہم نہیں کر سکتے“ فرمایا میں تمہیں ایسی دعا بتا دوں جس پر کار بند ہونے سے تم آگے نکل جانے والوں کو جا پاؤ گے۔ تمہیں صرف وہی پاسکے گا جو اس پر کار بند ہوگا۔ صحابہ نے عرض کیا ”ضرور“ فرمایا: ”ہر نماز کے بعد ”سُبْحَانَ اللَّهِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ اور اللَّهُ أَكْبَرُ ۳۳ بار پڑھا کرو“۔ کچھ روز بعد محتاج مسلمان دوبارہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا ”ہمارے مالدار بھائی

بھی یہ ذکر کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا ”یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔“

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے والے ابی صالح کہتے ہیں تینوں کو ملا کر ۳۳ بار کی تعداد پوری کرنا چاہیے گویا ۱۱، ۱۱، ۱۱ بار ہر کلمہ پڑھیں۔ [صحیح بخاری، کتاب الدعوات: ۶۳۲۹، ۸۴۳] سنن ابی داؤد: میں ہے کہ ابو ذر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول مال دار لوگ سارا ثواب لے گئے:

۱۵۰۴



## چپیس بار

فرض نماز کے بعد :

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے خواب میں دیکھا اسے خواب میں کہا گیا: تمہارے نبی نے تمہیں کس چیز کے بارے میں حکم دیا ہے۔ اس شخص نے جواب دیا: آپ ﷺ نے ہمیں ۳۳ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہ، ۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اور ۳۳ مرتبہ اَللّٰہُ اَكْبَرُ کہنے کا حکم دیا ہے، یہ پورا سو ہے۔ (خواب میں کہنے والے شخص) نے کہا:

۲۵ بار سُبْحَانَ اللّٰہ، ۲۵ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہ، ۲۵ بار اَللّٰہُ اَكْبَرُ اور ۲۵ بار لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہو۔ یہ پورا سو ہے۔

جب صبح ہوئی تو اس شخص نے اپنا خواب رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

افعلوا کما قال الانصاری

”اسی طرح کیا کرو جس طرح انصاری نے (خواب کا قصہ) کہا

ہے۔“ (السنن الکبریٰ للنسائی: ۱۳۵۲۔ السنن الکبریٰ للنسائی: ۱۲۷۴۔  
 کتاب الدعاء للطبرانی: ۳۷۰۔ سندہ صحیح تحقیق ارشاد الحق اثری بحوالہ  
 الاعتصام، نمازوں کے بعد کے اذکار، شمارہ: ۲۰ ربیع الثانی: ۱۴۳۰)



## تینتیس بار

تہکاوٹ دور کرنے کے لئے:

نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں فاطمہ رضی اللہ عنہا حاضر ہوئیں۔ عرض کیا ”مجھے ایک خادمہ کی ضرورت ہے“۔ آپ ﷺ گھر پر نہیں تھے۔ جب تشریف لائے تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کے آنے کا سبب بتایا۔ آپ ﷺ ان کے گھر تشریف لے گئے اور فرمایا: ”میں تمہیں ایک ایسی چیز نہ بتا دوں جو تمہارے لئے خادمہ سے بدرجہا بہتر ہے“۔ سوتے وقت پڑھا کرو:

سُبْحَانَ اللَّهِ (۳۳ بار) اَلْحَمْدُ لِلَّهِ (۳۳ بار)  
اللَّهُ أَكْبَرُ (۳۳ بار)

(بخاری: ۳۱۳، ۳۷۰۵، ۵۳۶۱، ۵۳۶۲، ۶۳۱۸، مسلم، ۴۵/۱، ابوداؤد:

۵۰۶۲، ۵۰۶۳، کتاب الادب، ترمذی: ۳۴۰۹، کتاب الدعوات

نسائی عمل الیوم اللیلۃ، القول المقبول)

## گناہوں کی بخشش کے لئے :

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص ہر نماز کے بعد ۳۳، ۳۳ مرتبہ ”سُبْحَانَ اللَّهِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ، اللَّهُ أَكْبَرُ“ کہے پھر سوتک پورا کرنے کے لئے یہ کلمہ پڑھے: ”اللہ تعالیٰ اس کی تمام خطائیں بخش دے گا چاہے وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔“

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ  
الْهُلُكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ  
قَدِيرٌ

”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یگانہ ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اس کی بادشاہت ہے، اس کے لئے سب تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔“ (مسلم: ۹۵/۵، ابوعوانہ: ۲۴۷/۲، نسائی عمل الیوم واللیلہ: ۱۴۳، احمد: ۴۸۳، ۴۷۱/۲، ابن خزیمہ: ۷۵۰، ابن حبان: ۵۵۵، ۳۵۶، ۳۵۹، بیہقی: ۱۸۷/۲، بحوالہ القول المقبول فی شرح وتعلیق صلوۃ الرسول)



## ثواب کا باعث:

کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:  
 ”جو شخص نماز فجر کے بعد **سُبْحَانَ اللَّهِ** ۳۳ بار.....  
**الْحَمْدُ لِلَّهِ** ۳۳ بار اور **اللَّهُ أَكْبَرُ** ۳ بار کہے گا وہ ثواب سے  
 ناامید نہیں ہوگا۔“ (صحیح مسلم: ۹۴/۵، ابوعوانہ: ۲۴۶/۲، ترمذی: ۳۴۱۲،  
 کتاب الدعوات، سنن نسائی: ۷۵/۳، عبد الرزاق: ۲۳۶/۲، ابن ابی  
 شیبہ: ۳۱/۶، طیالسی: ۱۰۵/۱، ابن حبان: ۳۶۳/۵، القول المقبول فی  
 شرح وتعلیق صلوٰۃ الرسول)

## ستر بار:

اغرمزنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:  
**إِنَّهُ لَيَعَانُ عَلَى قَلْبِي وَإِنِّي لَا أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ فِي كُلِّ يَوْمٍ مِائَةً**  
**مَرَّةً.**

”میرے دل پر بھی غبار سا آجاتا ہے اور میں دن میں ستر بار اللہ  
 سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔“ (ابوداؤد: ۵۱۵، مسلم: ۲۷۰۲)

## سویار

عمر رسیدہ حضرات کے لئے آسان وظیفہ:

اُمّ ہانی بنت ابی طالب کہتی ہیں کہ ”میں نے عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ میں ضعیف ہو چکی ہوں، (یا اس طرح کے کچھ اور الفاظ کہے)۔ کوئی ایسا ذکر بتائیں جسے بیٹھے بیٹھے کرتی رہا کروں“ آپ ﷺ نے فرمایا: سو مرتبہ پڑھو ”سُبْحَانَ اللَّهِ“ اللہ پاک ہے۔ یہ اولاد اسماعیل میں سے سوغلام آزاد کرنے کے مساوی ہے۔ سو مرتبہ پڑھو ”الْحَمْدُ لِلَّهِ“ تعریف اللہ کی ہے۔ یہ تمہارے لئے سوساز بند گھوڑے جہاد فی سبیل اللہ میں دینے کے برابر ہے۔ سو مرتبہ کہو ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ نہیں کوئی معبود اللہ کے سوا۔ (راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے آپ نے فرمایا) ”یہ زمین و آسمان میں جو کچھ ہے اسے بھر دے گا“۔ (نسائی، ابن ماجہ، مسند احمد: ۲۶۹۱۱، السلسلة الاحادیث الصحیحة : ۳/۳۰۳، سنن کبریٰ، معجم اوسط)

گناہوں کی بخشش کے لئے:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جو شخص دن میں سو مرتبہ یہ کلمات پڑھتا ہے اس کی لغزشیں معاف کر دی جاتی ہیں چاہے سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

”سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ“

”پاک ہے اللہ سمیت اس کی تعریف کے“۔ (بخاری، کتاب

الدعوات: ۳۲۹۳، ۶۴۰۵)

اللہ کے ہاں بلند مرتبہ:

صحیح مسلم میں ہے کہ جو شخص اسے (مذکورہ بالا وظیفہ) سو مرتبہ صبح اور سو مرتبہ شام کو پڑھے گا، قیامت کے دن کوئی شخص اس سے افضل چیز لے کر نہیں آئے گا سوائے اس شخص کے جو اس کی مثل کہے یا اس سے زیادہ کہے۔ (مسلم: ۶۶۹۶)

ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ جو شخص صبح اور شام یہ کلمات ۱۰۰ مرتبہ پڑھے گا تو مخلوق میں سے کوئی شخص اس کے مرتبہ کو نہیں پہنچ سکتا:

”سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ“

”اللہ تعالیٰ عظمت والا اپنی تعریف کے ساتھ پاک ہے۔“

(ابوداؤد: ۵۰۹۱)

سو اونٹ ذبح کرنے اور سو گھوڑے اللہ کو دینے کے برابر:  
 رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”کسی شخص کا سو مرتبہ  
 (سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ) کہنا سواونٹ کی مانند ہے۔ اور  
 سو مرتبہ (الْحَمْدُ لِلَّهِ) کہنا اللہ تعالیٰ کی راہ میں سوزین پوش  
 چڑھائے ہوئے گھوڑے (دینے) کی طرح ہے، اور سو مرتبہ (اللَّهُ  
 أَكْبَرُ) کہنا مکہ میں (اللہ کی راہ میں) ذبح کیے گئے سواونٹوں کے برابر  
 ہے۔“ (سنن ابن ماجہ، ابواب الادب، باب فضل التسبیح، رقم الحدیث:  
 ۳۳۸/۲، ۳۸۵۴)

### ایک ہزار نیکیاں:

سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے۔ آپ  
 ﷺ نے فرمایا: کیا تم لوگ روزانہ ایک ہزار نیکیاں کمانے سے عاجز  
 ہو؟ کسی صحابی نے عرض کیا ”ہم ایک ہزار نیکیاں کیسے حاصل کر سکتے  
 ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا ”اگر کوئی شخص سو بار ”سُبْحَانَ اللَّهِ“ کہے تو

اس کے نامہ اعمال میں ایک ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور ایک ہزار گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں۔ (صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فضل التحلیل والتبیح والدعاء، رقم الحدیث: ۶۸۵۳)

**دس غلام آزاد کرنے کا ثواب:**

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے ایک دن میں سو مرتبہ کہا:  
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ  
الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ  
قَدِيرٌ

”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اس کے لئے حقیقی بادشاہت اور تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔“

اسے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ہوگا، اس کے نامہ اعمال میں سو نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اس سے سو برائیاں مٹا دی جاتی ہیں اور یہ کلمہ اس کے لئے شام تک شیطان سے حفاظت کا ذریعہ بن جائے گا اور اس سے بہتر کسی کا عمل نہ ہوگا، سوائے اس کے جس نے اس سے بھی زیادہ عمل

کیا۔ (بخاری، کتاب الدعوات: ۳۲۹۳، ۶۴۰۳، مسلم: ۲۶۹۱)

چار غلام آزاد کرنے کے برابر:

ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص صبح کے وقت ۱۰ مرتبہ کہے:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ  
الْبُكُّ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ  
قَدِيرٌ

تو اس کے لیے ان کی وجہ سے ۱۰ انکیاں لکھی جاتی ہیں۔ ۱۰ گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں۔ ۱۰ درجات بلند کیے جاتے ہیں اور یہ اس کے لیے ۴۰ گردنیں آزاد کرانے کے برابر ہوتے ہیں اور یہ کلمات شام تک شیطان سے اس کی حفاظت کرتے ہیں اور جو شخص انہیں مغرب کے بعد کہے تو اس کو اسی طرح صبح تک اجر و ثواب ملتا رہتا ہے۔ “(الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان، کتاب الصلوٰۃ: ۲۰۲۳۔ صحیح الترغیب وترغیب للالبانی: ۳۲۲/۱)

صحیح بخاری میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے ۱۰ مرتبہ

یہ کلمہ پڑھا تو وہ اس شخص کی طرح ہوگا جس نے اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ۴۰ جانیں آزاد کیں۔ (مسلم: ۲۶۹۳۔ بخاری: ۶۴۰۳)

☆ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک مجلس میں سو بار (مندرجہ ذیل) الفاظ کہتے جنہیں ہم گن لیتے:

رَبِّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ  
الرَّحِيمُ

”اے رب مجھے بخش دے! میری توبہ قبول کر، بے شک تو بہت توبہ قبول کرنے والا اور ترس کھانے والا ہے۔ (سنن ابی داؤد: ۱۵۱۶)

☆ بعض احادیث میں یہ الفاظ ہیں۔

أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

(بخاری: ۶۴۰۷۔ مسلم: ۲۷۰۲)

☆ ایک انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہر نماز کے بعد سو بار پڑھتے:

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ  
التَّوَّابُ الْغَفُورُ

## ہماری مطبوعات

مکتبی اور منگتیر  
غض بصر اور مرد حضرات  
رشتے کیوں نہیں لگتے  
بری اور بارات  
بہو اور داماد پر سرال کے حقوق  
دیو اور بہنوئی  
عورت اور میکہ  
ساس اور بہو  
سوتیلی ماں اور اولاد  
عورت وقات سے غسل و عین تک  
مسائل طہارت اور خواتین  
ستر و حجاب اور خواتین  
سیدہ خدیجہ نکسیت زوجہ النبی ﷺ  
کاج کو نیز  
**بچوں کے لئے**  
متا کے بول (لوریاں)  
اسوہ رسول اور کسن بچے (ترمیم شدہ ایڈیشن)  
خفصہ حارث کا خواب  
حروف کے درمیان مقابلہ بیت بازی  
پیارے نبی ﷺ کے دلیف صحابہ (ماہوار سلسلہ)  
رحمۃ العالمین کی جانوروں پر شفقت  
پورا قول  
دو چاول تھے  
چوڑہ کہانی  
تاج پوشی  
دو خط  
اور خطو کھڑا ہار گیا  
تین حروف

لفظ خدا کا استعمال کیوں نہیں  
بسم اللہ و عا و اشفا  
زندہ کا مردہ کے لیے بد یہ اور قرآن خوانی  
ہجرت کی راہیں قدم بہ قدم منزل بہ منزل  
علیم و خیر کے نام خطوط  
خطوط مسعود (حصہ اول)  
مدینہ منورہ اسما اور فضائل  
شہادتین توحید و رسالت  
شہادت کراقت میں  
مسلمانوں کا فکری انخود  
انصافی سلیبیں  
طاؤس و رباب  
لوہا و لہجہ  
والفجر  
فی وی گھر میں کیوں؟  
نام اور القاب قرآن و سنت کی روشنی میں  
تصویر ایک فن  
غیر مسلموں کی کمپنیاں اور ہم  
چنگ بازی موسمی تہوار یا  
شب برات  
ویٹا لائن ڈے  
کرکٹ  
اپریل فول  
**مفتاحات و مسائل**  
بیوہ کی عدت  
نسوانی بال اور ان کی آرائش  
صنف مخالف کی مشابہت  
اشیائے ضرورت کا معیار

مشرعہ علم و حکمت



ندیم ٹاؤن ڈاکخانہ اعوان ٹاؤن لاہور